O

سانس لیتی سَحر میں دیکھا ہے
جو کسی کی نظر میں دیکھا ہے

ایک پَرتو کسی حقیقت کا
ہم نے شمس و قمر میں دیکھا ہے

حوصلہ جنگلوں میں رہنے کا
اک اکیلے شجر میں دیکھا ہے

پہلے دیکھا تھا دشت میں جو فسوں
آج وہ اپنے گھر میں دیکھا ہے

میری ہستی کے غم کا سایہ ہی
آپ نے بام و در میں دیکھا ہے

https://emad-ahmad.com/

خوف کھاتا ہے بزدلی سے وہ
ہم نے اک ڈر نڈر میں دیکھا ہے

کیوں اُداسی کی اوڑھ لی چادر
کیا بھلا اس نگر میں دیکھا ہے

نفس کو اپنے دائرے میں لا
چھوڑ، جو شہر بھر میں دیکھا ہے

میں کسی بام کا کبھی نہ ہوا
خود کو اکثر سفر میں دیکھا ہے

اب تو جنگل کی آگ کچھ بھی نہیں
زور ایسا خبر میں دیکھا ہے

https://emad-ahmad.com/